46588 ـ بنك البلاد ميں شراكت كرنے كا حكم

سوال

بنك البلاد ميں شراكت كرنے كا حكم كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

بنك البلاد كے ہاں اہل فقہ حضرات پر مشتمل ايك كميٹى بنا ركھى ہے جو مسائل ميں ريسرچ كرتى ہے، اور بنك البلاد نے كئى بار يہ اعلان بھى كيا ہے كہ وہ ايك اسلامى بنك ہوگا، اور اس كے نظام كى ديكھ بھال اور نگرانى ہوتى رہتى ہے، اس ليے اگر تو وہ شريعت اسلاميہ كے موافق ہو اور شروع كرتے وقت اس كے سارے اعمال شريعت اسلاميہ كے موافق ہوں تو اس ميں شراكت كرنے ميں كوئى حرج نہيں.

اور اس كا ثبوت اس وقت تك نہيں مل سكتا جب تك اس شرعى كميٹى كے متعبر اور ثقہ افراد سے دريافت نہ كر ليا جائے، اور اس بنك كے شروع ہونے كے بعد اس ميں ہونے والا اعمال اور لين دين كى چھان بين نہ كر لى جائے.

لہذا جسے بھى اس نظام اور جارى اعمال كے جواز كا علم اس كے ليے اس ميں شراكت كرنا جائز ہے.

بنك كى شرعى كميٹى نے درج ذيل فيصلہ اور قرار پاس كي ہے:

شرعى بنك كميٹى كى قرار نمبر (100) بتاريخ 1 / 1 / 1426 هجرى.

بسم الله الرحمن الرحيم

رب العالمين و الصلاة والسلام على سيد المرسلين و الآخرين نبينا محمد و على آلہ و صحبہ اجمعين.

سب تعريفات اللہ رب العالمين كے ليے ہيں، اور سب رسولوں كے سردار ہمارے نبى محمد صلى اللہ عليہ وسلم اور ان كى آل اور سب صحابہ كرام پر اللہ كى رحمتيں نازل ہوں.

اما بعد:

بنك البلاد ميں شرعى كميٹى نے اپنے اجلاس نمبر (100) جو كہ بروز جمعرات الموافق 1 / 1 / 1426 ہجرى ميں منعقد ہوا ميں بنك البلاد ميں شراكت كے حكم كے متعلق كئى قسم كے آنے والے سوالات پر غور و خوض كرنے كے بعد

درج ذیل قرار پاس کی:

اول:

بنك البلاد میں شراکت کرنی جائز ہے؛ کیونکہ بنك البلاد شرعی شیاست کے تابع ہے، اس پر اپنے سارے اعمال شرعی کمیٹی کے سامنے پیش کرنے لازم ہیں، اور شرعی کمیٹی کے فیصلوں پر عمل کرنے کا بنك پابند ہے اور اور شرعی نگران کمیٹی ان فیصلوں پر اپنی نگرانی میں عمل کرائیگی بنك کی شرعی سیاست یہ بیان کرتی ہے کہ:

اللہ تعالی کی توفیق سے جب سے بنك کی تاسیس ہوئی ہے اس وقت سے بنك البلاد اپنے اوپر بنك کے سب معاملات میں شریعت مطہرہ کو لاگو کرنے کا التزام کر رہا ہے، اسی طرح اس نے اپنے کندھوں پر شرعی مقاصد اور اسلامی اقتصادیات کی غرض و غایت کا خیال رکھنے کا التزام بھی کر رکھا ہے.

اس قیمتی ہدف کو پورا کرنے کے لیے بنك نے اپنے نظام میں ایك مستقل شرعی کمیٹی کا وجود رکھا ہے جو بنك کے سب اداروں سے علیحدہ اور مستقل ہے، بنك اس کے سامنے اپنے سارے معاملات رکھتا ہے؛ تا کہ ان اعمال کو پرکھا جا سکے کہ یہ شرعی احکام کے کتنے موافق ہیں، اس جگہ درج ذیل کچھ اشارے کرنا مناسب معلوم ہوتے ہیں:

1 ـ شرعی کمیٹی کے فیصلے اور قرار بنك کے ہر ادارے اور آفس پر لازم ہونگے.

2 ـ کوئی پروگرام یا کام بھی شرعی کمیٹی پر پیش کیے اور اس کی موافقت حاصل کرنے کے بغیر کھاتہ داروں کے سامنے پیش نہیں کی جائیگی.

3 ـ بنك کے اعمال کی نگران کمیٹی اس بات کا یقین کریگی اور خیال رکھےگی کہ آیا اس کے اعمال اور کام کمیٹی کے فیصلوں کے مطابق ہیں اور اس کی ذمہ دار شرعی نگران کمیٹی ہوگی.

4 ـ شرعی کمیٹی اپنے پروگرام اور اعمال کو اس طرح ترقی دیگی کہ وہ شرعی قواعد اور اصول و ضوابط کے موافق ہوں، اور شرعی اقتصادیات کی غرض و غایت کے اہداف پورے کرتے ہوں.

5 ـ شرعی کمیٹی کی ذمہ داری ہے کہ وہ بنك اور معاشرے کے مختلف شعبہ جات میں اسلامی بینکاری کی فضاء اور رجحان پھیلائے " ا ھـ

شرعی عمل کمیٹی نے اس سیاست کی تنفیذ اپنی تشکیل کی ابتدا ربیع الآخر 1425 ھـ میں ہی شروع کر دی تھی، اس نے بنك کے اساسی نظام اور تاسیسی معاہدے، اور بنك کے تعارفی لیٹریچر اور بروشر، اور شراکت کے نمونوں، اور شراکت میں شریك بنکوں کے ساتھ معاہدہ جات، اور شراکت کے مینجر کے ساتھ بنك کے معاہدے کا تفصیلی مطالعہ کیا تو اسے کوئی ایسی چیز نہیں ملی جو اس میں شراکت اور اس کے ساتھ لین دین کرنے میں مانع اور عدم جواز پر دلالت

کرتا ہو.

اور شرعی کمیٹی بنك کے کئی ا یك معاہدوں اور اس کے سرٹیفکیٹ کے مطالعہ اور چھان بین سے فارغ ہوئی اور بنك کے معاملات کے لیے کئی ایك شرعی ضوابط مقرر کیے.

دوم:

اجازت کے بعد حصص مارکیٹ میں بنك البلاد کے حصص کی خرید و فروخت جائز ہے؛ کیونکہ بنك ایسی موجودہ اشیاء کا مالك ہے جو شرعا معتبر ہیں، جن میں یہ اشیاء ہیں:

بنك کے لیے لین دین کرنے کا لائسنس، بنك کے مرکزی دفتر کی عمارت، اور بنك کئی ایك شاخیں جس میں ضروری ساز و سامان موجود ہے جس میں چھ سو سے زائد ملازمین کام کرتے ہیں، اس کے علاوہ بھی کئی ایك آلات اور نظام ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ سعودی عرب کیش کمپنی کے ساتھ کئی ایك معاہدے بھی ہیں، اور پوری دنیا میں ایك سو سے زائد بنکوں کے ساتھ بھی معاہدہ جات.

اور اس لیے کہ حصص کا لین دین کرنے کے بعد حصص کی قیمت میں تغیر و تبدل کا کلی طور پر موجود اشیاء کی قیمت ارتباط نہیں جو کمپنی کے پاس ہیں، یا مطلوب ہیں، بلکہ اس میں کئی ایك دوسرے عوامل موثر ہوتے ہیں، مثلا عمومی حصص کی پیشکش اور مانگ کا انڈیکس، اور معنوی حقوق وغیرہ.

سوم:

شراکت دار کے جائز نہیں کہ وہ شراکت میں کسی اور کا نام استعمال کرے، چاہیے وہ کسی عوض کے بدلے ہو جو نام والے شخص کو ادا کیا جائے، یا بغیر عوض اور مقابل کے ہو، کیونکہ اس میں اس حد سے تجاوز جس نظام کے اعتبار سے وہ مستحق ٹھرتا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ نظام میں چلنے اور اس کا التزام کرنے والے دوسرے افراد پر ظلم اور زیادتی ہے، جبکہ انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ حصص کے حصول کے لیے سب شراکت داروں کے لیے برابر فرصت ملنی چاہیے، اور یہ اس وقت ہی ہو سکتا ہے کہ ہر شراکت دار کے لیے ایك حد مقرر کی دی جائے جس سے وہ تجاوز نہ کرے.

لہذا کسی دوسرے کا نام استعمال کرنے سے منع کرنا اس شرعی سیاست میں شامل ہوتا ہے جو مقاصد شرعیہ کے ساتھ متفق ہے کہ مال سب لوگوں کے ہاتھ میں ہوچاہیے وہ فقیر ہو یا امیر، نہ کہ وہ صرف ایك قلیل سے گروہ اور افراد کے ہاتھوں میں ہی گھومتا رہے، اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ ایسا کرنا (یعنی کسی کا نام استعمال کرنا) تدلیس اور دھوکہ کی ایك قسم ہے، جو کہ طرفین کے مابین لڑائی جھگڑے کا باعث ہے.

چہارم:

شراکت دار کے لیے شراکت کی قیمت بطور قرضہ حسنہ لینا جائز ہے جو بغیر کسی زیادتی کے اتنی رقم ہی واپس کریگا، اور اگر وہ قرض واپسی میں زیادہ واپس کرنے کے ساتھ مشروط ہو تو یہ حرام ہے، چاہے واپسی میں زیادتی تناسب کے لحاظ سے ہو یا پھر کسی علیحدہ مبلغ کی شکل میں اور چاہے اسے تمویل بنکی یا تسھیل (آسان بنکنگ) وغیرہ کا نام دیا گیا ہو، کیونکہ یہ سود میں شامل ہوتا ہے.

اور اس کے عوض میں اس شراکت دار کے لیے جس کے پاس کافی مال نہ ہو مال والے کے ساتھ شراکت کے معاہدے میں شریك ہونا جائز ہے، اور اس کے بعد خرید و فروخت کے نتیجہ میں حاصل ہونے والا نفع وہ آپس میں حسب اتفاق تقسیم کرینگے، شرط یہ رکھی جاتی ہے کہ ہر ایك کے مشروط نفع کا حصہ معلوم ہو، مثلا یہ کہے کہ: یہ مال لو اور اس سے حاصل ہونے والے نفع میں سے بیس فیصد (20 %) آپ کا اور اسی فیصد (80 %) میرا لیکن اگر آپ ان دونوں میں سے حصہ کی مبلغ اور علیحدہ رقم کے ساتھ تحدید کریں تو یہ جائز نہیں.

مثلا کوئی یہ کہے کہ: یہ مال لو اور اس سے شراکت کا کاروبار کرو اور آپ کو نفع میں سے ایك ہزار ریال اور اس سے جو زائد ہو وہ میرا؛ کیونکہ یہ مشارکت کے نفع میں قطعی اور فکس ہے، ہو سکتا ہے ان حصص میں صرف مذکورہ بالا رقم ہی نفع حاصل ہو، یا پھر اس سے بھی کم، یا پھر بہت زیادہ نفع ہو تو وہ اسے دھوکہ اور غبن محسوس کرے.

اور یہ کوئی مخفی نہیں کہ مال کے مالك کا شراکت کے معاہدے میں اس شخص کے ساتھ شامل ہونا جو حصص کو اپنے نام لکھوائےگا یہ ان دونوں کے مابین زیادہ عدل و انصاف پر ہو گا کہ مال والا سارے نفع کا خود مالك بن جائے، اور خاص کر اس مشارکت میں ایسی کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی جو نظام کے اعتبار سے مانع ہو.

کمپنیوں کے نظام میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ دو اشخاص یا اس سے زیادہ ایك حصہ کے مالك اس شرط پر ہو سکتے ہیں کہ وہ کمپنی کے مقابلہ میں ایك ہی شخص کے نام لکھا گیا ہو.

اور آخر میں ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ بنك البلاد کے ذمہ داران کو شرعی احکام کی پابندی کرنے کی توفیق عطا کرے، اسی طرح ہم شراکت والی کمپنیوں کے ذمہ داران کو اس پر ابھارتے ہیں کہ وہ سرمایہ کاری اور مالداری میں حرام معاملات سے دور رہیں، اور شئر بازار اور مارکیٹ میں کام کرنے والوں کو بھی اس پر ابھارتے ہیں کہ وہ شرعی احکام کی پابندی کرنے والی کمپنیوں کی مدد کریں.

اللہ تعالی سب کو ہدایت نصیب فرمائے، اور اللہ کی رضا مندی والے کام کرنے کی توفیق بخشے, واللہ تعالی اعلم.

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

بنك البلاد شرعی کمیٹی کے ارکان

الشیخ استاد ڈاکٹر عبد اللہ بن موسی العمار

الشیخ ڈاکٹر عبد العزیز بن فوزان الفوزان

الشیخ ڈاکٹر یوسف بن عبد اللہ الشبیلی.

الشیخ ڈاکٹر محمد بن سعود العصیمی

واللہ اعلم .